

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَقِمْ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ
نوشا مسجد مدرسہ خانقاہ
کہ دروسے بود قیل و قال محمد ﷺ

دینی مدارس اور ہم

از قلم:

حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امجد امین صاحب مدظلہ

ناشر: ادارہ تبلیغ الاسلام،

مفتی آباد، شاہکوت، روز نذر کمریاں، انیسویں آباد۔ 04691-361860

www.islamforu.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

نام کتاب: _____ دینی مدارس اہم

مصنف: _____ حضرت علامہ الحاج مفتی محمد زکریا مہین صاحب فاضل



قیمت: _____

کتابت: _____ سید خالد ممتاز

ٹائٹل ڈیزائن: _____ المصطفیٰ گرافکس

تعداد: _____

﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾

نحمدہ و نصلى على من اوتى الكتاب
والحكمة وفصل الخطاب وعلى آله واصحابه
اولى الايدى والالباب۔

اما بعد: انگریز نے جب ہندوستان میں اپنا منحوس اور ناپاک قدم رکھا
تو اس نے اسلام دشمنی کی بناء پر اسلام کو کمزور کرنے کے لیے ہر طرح
کے ہتھکنڈے استعمال کیے۔ اس نے مسلمانوں کو عیش و عشرت میں مبتلا
کرنے کے لیے سامانِ تعیش و درآمد کیا۔ انگریز نے مسلمانوں میں انتشار
و افتراق ڈالنے کے لیے فرقہ بازی کو ہوا دی حالانکہ انگریز سے پہلے
ہندوستان کے مسلمان سب کے سب حنفی المذہب، بزرگانِ دین کو
ماننے والے سراپا ادب و احترام تھے انگریز نے مسلمانوں کے دلوں
سے بانی اسلام حبیبِ خدا سید انبیاء ﷺ کی عظمت کو کم کرنے کے لیے
بے ادب گستاخِ فرقوں کی حوصلہ افزائی کی حتیٰ کہ جھوٹے مدعی نبوت
کذاب و دجال کو پالا پوسا اور اس کی سرپرستی کی۔

نیز انگریز نے خود مشقت اٹھا کر مسلمانوں کی مذہبی روایات کو بدلا۔

مثلاً اسلام میں گھٹنے ننگے کرنا گناہ ہے۔ انگریز نے سردی گرمی کی پرواہ کیئے بغیر خود نکر پہنی۔ اسلامی تہذیب میں کھڑے ہو کر کھانا پینا کرسیوں پر بیٹھ کر کھانا بائیں ہاتھ سے پینا۔ جوتے پہنے کھانا خلاف ادب ہے تو انگریز نے ان سب باتوں کی عملی طور پر مخالفت کی اور اس کا نام تہذیب رکھا۔ اور پھر سب سے بڑا حملہ اسلام پر یہ کیا کہ مسلمانوں کا نصاب تعلیم بدلا حالانکہ انگریز سے پہلے ہندوستان میں نہ کالج تھے نہ سکول نہ یونیورسٹیاں بلکہ ساری کی ساری تعلیم دینی مدارس میں ہوتی تھی۔ انگریز نے بھانپ لیا کہ جب تک مسلمانوں کا نصاب تعلیم نہ بدلا جائے یہ مندرجہ بالا عملی مخالفت دیر پا نہیں ہو سکتی چنانچہ غالباً ۱۸۶۷ء میں ہندوستان کے انگریز گورنر لارڈ میکالے نے سکولوں کی بنیاد ڈالی نصاب تعلیم بدلا۔ ابتداءً مسلمان اپنے مذہبی لگاؤ کی وجہ سے نئے نصاب کی طرف مائل نہ ہوئے لیکن جب سکولوں کالجوں کے تعلیم یافتہ لوگوں کو انگریز سرکار سے اقتدار کی کرسیاں دی گئیں تو آہستہ آہستہ مسلمان لٹو ہوتا چلا گیا اور انگریز اپنی سازش میں کامیاب ہوتا چلا گیا صرف ایک صدی میں مسلمانوں کی یہ حالت ہو گئی کہ مسلمان اپنے

اسلامی ورثہ کو بھول گئے اور صرف اور صرف کالجوں، یونیورسٹیوں کے
 ہو کر رہ گئے۔ بات یہیں ختم نہیں ہوتی اٹھائیس برس گزرے کہ
 انگریز ہندوستان سے رخصت ہو گیا لیکن مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ
 ہر طبقہ کے دل و دماغ میں کالجوں یونیورسٹیوں کا ہی شوق ہے خواہ
 مسلمان حکمران طبقہ سے تعلق رکھتا ہو یا رعایا سے، وہ تاجر ہو یا زمیندار
 اہل حرفہ ہو یا صنعت کار۔ اور یہ شوق ایسا غالب ہوا کہ کہ دینی مدارس کی
 طرف مسلمان کی کوئی توجہ اور دل چسپی نہیں رہی۔ اگر کسی کو اعتبار نہ
 آئے تو وہ دیکھ سکتا ہے شہروں میں، گاؤں میں، بستیوں میں سکولوں
 کالجوں کے لیے کتنی کتنی جگہ دی گئی ہیں عمارت کے علاوہ کتنے کتنے وسیع
 گراؤنڈ ہیں مگر دینی مدارس کی حالت دیکھو مسجدوں کے کونوں میں بچی
 کھچی جگہ پر چند بوریا نشین درویش بیٹھے ہیں نہ کوئی گراؤنڈ ہے نہ ہوشل
 ایک کمرہ میں دس دس بارہ بارہ طلبہ گزارہ کر رہے ہیں۔ یہی ان کی
 رہائش گاہ ہے اور یہی تعلیم گاہ۔ صبح کو جب استاد صاحب پڑھانے
 آئیں گے تو ایک کونہ سے کسی طالب علم کا بسترہ پیٹ کر چٹائی پر بیٹھ کر
 پڑھانا شروع کر دیں گے۔ اور باوجود اس حالت کے اکثر نمازیوں اور

اہل محلہ کو یہ دینی مدرسے ایک نظر نہیں بھاتے۔ آئے دن بات بات پر ہنگامہ آرائی ہوتی رہتی ہے۔ آپ کو بہت کم دینی مدرسے نظر آئیں گے جو کہ مساجد کے باہر کسی کھلی جگہ میں ہوں گے۔ پھر یہ تعلیمی پالیسی نافذ ہونے سے پہلے اگر کوئی شخص حکام کو درخواست دیتا کہ میں نے سکول یا کالج قائم کرنا ہے اتنی زمین درکار ہے تو وہ حاکم وقت بخوشی مطلوبہ زمین دے دیتا لیکن اگر کوئی درخواست دے کہ میں نے دینی مدرسہ قائم کرنا ہے مجھے جگہ کی ضرورت ہے تو حکام ہنس دیتے کہ یہ کیا سر دردی ہے قوم پر خواہ مخواہ کا بوجھ ہے۔

مندرجہ بالا حقائق اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ مسلمان کے دل میں دنیاوی درسگاہوں کے مقابلہ میں دینی درسگاہوں کی محبت صرف کم ہی نہیں ہوئی بلکہ نفرت میں بدل چکی ہے۔ ﴿فالی اللہ المشتکی﴾

اس کے بعد سرمایہ داروں کو لیجیے کہ سکول یا کالج کے لیے چندہ کی اپیل ہو تو دل کھول کر عطیات دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ چند سال ہوئے زرعی یونیورسٹی کی اپیل پر فیصل آباد کے ایک صنعت کار کی طرف سے دس لاکھ دینے کا اعلان اخباروں میں شائع ہوا تھا یہ اس وقت کی

بات ہے جب لاکھ کی بہت بڑی قدر اور مالیت تھی اور ہزاروں میں سے کوئی لاکھ پتی ہوتا تھا۔ لیکن کسی صنعت کار یا کسی حاکم کے متعلق یہ بھی آپ نے سنا کہ فلاں دینی مدرسہ کے لیے اتنے لاکھ دیا۔ ہاں ایک واقعہ یاد ہے کہ ایوب خان نے جب وہ ہری پور ہزارہ گیا تو اس نے وہاں کے ایک دینی مدرسہ کے لیے ایک لاکھ روپیہ دینے کا اعلان کیا غالباً یہ اس لیے کہ وہ اس کا آبائی علاقہ تھا ﴿واللہ تعالیٰ اعلم﴾ اس کے سوا کسی اخبار یا کسی رسالہ میں کبھی ایسی خبر پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا بلکہ مسلمان کے دماغ میں اسلام کے دشمن انگریز نے ایسا زہر بھر دیا ہے کہ وہ دینی مدارس کو دیکھ کر خوش نہیں ہوتا بلکہ دینی مدارس کو اکھاڑ پھینکنے کے درپے رہتا ہے۔ ایک واقعہ پیش خدمت ہے پڑھئے اور مسلمان کی ذہنیت کا اندازہ لگائیے۔

حکیم احمد شجاع صاحب سابق سیکرٹری پنجاب لیجو سیٹو اسمبلی ایک زمانہ میں پاک پتن جا کر مقیم ہوئے اور وہاں کے دینی مدرسہ کو حکام وقت کی مدد سے ہائی سکول میں بدل دیا۔ جب تک یہ وہاں رہے وہ ہائی سکول خوب چلتا رہا۔ مگر جب وہ بدل گئے سکول کی مالی حالت

خراب ہو گئی اور وہاں کے مسلمانوں نے اس کی بجائے وہی اپنا پرانا
 دینی مدرسہ چلانا چاہا جس سے حکیم صاحب کو سخت صدمہ ہوا اور وہ
 مسلمانانِ پاکستان کی شکایت لے کر ڈاکٹر اقبال کے پاس پہنچے۔ حکیم
 صاحب اپنی کتاب خون بہا میں لکھتے ہیں کہ کسی اقدام سے پہلے میں
 نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ اپنے فیصلے کو ان ﴿ڈاکٹر اقبال﴾
 کی رائے سے مضبوط اور مستحکم کروں لاہور آ کر میں نے پاکستان
 شریف کے مسلمانوں کی یہ نفسیاتی کیفیت اور اپنے احساسات کی
 رونداد سر محمد اقبال کو سنائی وہ پہلے تو حسبِ عادت میری باتیں غور سے
 سنتے رہے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انہیں میرے احساسات سے ہمدردی
 ہے۔ پھر آنکھیں بند کر کے سوچنے لگے۔ جب میں اپنی کہانی سنا چکا تو
 فرمایا جب میں تمہاری طرح جوان تھا تو میرے قلب کی کیفیت بھی ایسی
 ہی تھی میں بھی وہی کچھ چاہتا تھا جو تم چاہتے ہو۔ انقلاب ایک ایسا
 انقلاب جو ہندوستان کے مسلمانوں کو مغرب کی مہذب اور متمدن
 قوموں کے دوش بدوش کھڑا کر دے یورپ کے دیکھنے کے بعد میری
 رائے بدل گئی ہے۔ ان دینی مدرسوں کو اسی حالت میں رہنے دو۔ اگر یہ

ملاں یہ درویش نہ رہے تو جانتے ہو کیا ہوگا۔ جو کچھ ہوگا میں اسے اپنی آنکھ سے دیکھ آیا ہوں اگر ہندوستان کے مسلمان ان ﴿دینی﴾ مکتبوں کے اثر سے محروم ہو گئے تو بالکل اسی طرح جس طرح ہسپانیہ میں مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت کے باوجود آج غرناطہ اور قرطبہ کے کھنڈرات اور الحمرا اور باب الاخوتین کے سوا اسلام کے پیروں اور اسلامی تہذیب کے آثار کا کوئی نقش نہیں ملتا یوں ہی ہندوستان میں آگرے کے تاج محل اور دلی کے لال قلعہ کے سوا مسلمانوں کی آٹھ سو برس کی حکومت اور ان کی تہذیب کا کوئی نشان نہیں ملے گا۔

پھر اس مفکر ﴿اقبال﴾ کی آنکھیں جواب آنسوؤں سے لبریز تھیں، فضا کی وسعتوں میں کچھ دیکھنے لگیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ وہ دیکھ رہی ہیں ہمیں نظر نہیں آتا پھر اسی طرح فضا میں نظریں گاڑے اپنی سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی لیے میں جوان کے آنسوؤں کے ز کے ہوئے طوفان کو اپنے اندر جذب کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی یہ اشعار پڑھنے لگے:

کل ایک شوریدہ بارگاہ نبی میں ﴿یعنی ایک درویش ڈاکٹر اقبال

حبیب خدا ﷺ کی بارگاہ میں ﴿﴾ رورو کے کہہ رہا تھا

کہ مصر و ہندوستان کے مسلم بنائے ملت مٹا رہے ہیں

غضب ہے یہ مرشدان خود ہیں خدا تیری قوم کو بچانے

مسافر ان راہ حرم کو راہ کلیسا دکھا رہے ہیں

یہ زائران حریم مغرب ہزار راہبر نہیں ہمارے

ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے نا آشنا رہے ہیں

سنے گا اقبال کون ان کو یہ انجمن ہی بدل گئی ہے

نئے زمانے میں آپ ہم کو پرانی باتیں سنارہے ہیں۔

﴿﴾ خون بہا حصہ اول۔ ص ۴۳۸۔ منقول از رضائے مصطفیٰ ﴿﴾

آج کتنے مسلمان ہیں جو کہ دینی مدارس کو دیکھ کر دل میں یہی

سوچتے ہوں گے کہ کاش اس کی جگہ سکول ہوتا کہ ہمارے بچے

پڑھتے۔ اس دینی مدرسہ سے ہمارے بچوں کو کیا فائدہ گویا کہ آج کا

مسلمان علم دین کو خیر باد کہہ چکا ہے اور مسلمان کے دل سے اسلام کا

جنازہ نکل چکا ہے

کسی شاعر نے سچ فرمایا:

اوسلماناں کدھر گئی اج مسلمانی تیری۔۔ دین لہنی ہوندی کدی سی وقف زندگانی تیری

ایک وہ مسلمان تھا کہ اس کی زندگی ہی دین کے لیے تھی جیسے کہ سیدنا
 عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر سال دین کے طالب علموں پر
 ایک لاکھ روپیہ خرچ کرتے تھے اور سیدنا فضیل بن عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کی خدمت میں عرض کرتے کہ اگر آپ اور آپ کے درویش نہ ہوتے تو
 میں تجارت ہرگز نہ کرتا حضرت عبداللہ بن مبارک سیدنا فضیل بن
 عیاض اور آپ کے درویشوں طالب علموں کو یوں کہتے: آپ لوگوں کو
 کسی کاروبار کرنے کی ضرورت نہیں تم علم دین حاصل کرو اور میں تمہارا
 خرچہ برداشت کروں گا۔ ﴿تفسیر روح البیان۔ ص ۲۹۵ جلد ۱﴾
 اور ایک آج کا مسلمان ہے جو ان دینی اداروں سے نفور ہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا
 میرے مسلمان بھائی ڈاکٹر اقبال نے سچ فرمایا کہ یہ انجمن ہی بدل
 گئی ہے اب یہ ادارے جن میں مسلمان کا دینی سرمایہ محفوظ ہے کسے
 اچھے لگتے ہیں۔ حکومت چاہتی ہے کہ ان دینی مدرسوں کو اپنی تحویل میں
 لے کر ان کی بہت ان کی روحانیت ختم کر دی جائے۔ ان دینی اداروں

سے ان مُلّاں لوگوں کو جو اقبال کی نظر میں اس ملت کے سرمایہ کے محافظ ہیں ہٹا کر انگریز کی معنوی اولاد کو مسلط کر دیا جائے نہ رہے بانس نہ بچے بانسری۔ اگر ﴿خدا نہ کرے﴾ یہ دینی ادارے حکومت کی تحویل میں چلے گئے تو ان اداروں سے دین کے محافظ ملت کے نگہبان تو پیدا نہیں ہو سکیں گے البتہ سرکاری اور ضمیر فروش مولوی وافر مقدار میں پیدا ہو سکیں گے جن کی وساطت سے حکومتیں ہر ناجائز کو آسانی سے جائز کر سکیں گی۔

رہی یہ بات کہ موجودہ دور کے عام مسلمان کے دل میں دینی مدارس کی کتنی قدر ہے، غریب سے غریب پاکستانی کو دیکھ لیجیے اپنے بچوں کو سکول کی تعلیم ضرور دلوائے گا۔ فیس، کتابیں، پنسل وغیرہ کے اخراجات بھی برداشت کرے گا۔ بچے کھانا بھی گھر سے کھائیں گے۔

مگر دوسری طرف دینی مدارس ہیں کہ کتابیں مفت، تیل صابن مفت علاج مفت فیس وغیرہ نہیں بلکہ کھانا مدرسہ کی طرف سے ہے۔ پھر بھی مسلمانوں کا شوق نہیں کہ بچوں کو دینی تعلیم دلوائیں۔

عشق مصطفیٰ ﷺ کا دعویٰ کرنے والے مسلمان بھائی ذرا گریبان

میں منہ ڈال کر سوچ کہ آپ کے بیٹے کتنے ہیں جو سکول پڑھتے ہیں اور کتنے ہیں جو علم دین پڑھتے ہیں۔ اور یہ بھی نظر میں رہے کہ جب روز قیامت دربار الہی میں عدل و انصاف کا دربار قائم ہوگا تو یہی اولاد باپ کی گردن پکڑے گی دربار الہی میں پیش کر کے عرض کرے گی یا اللہ اس باپ نے مجھے حرام کھلایا، اور علم دین نہیں پڑھایا تو دربار الہی سے باپ سے بدلا اولاد کو دلایا جائے گا ﴿نزہۃ الناظرین﴾ اور اسی پاداش میں باپ جہنم جائے گا ﴿معاذ اللہ﴾

پھر اگر محلہ کے بعض اسلامی ذہن کے مسلمانوں کے بچے قرآن مجید پڑھنے کے لیے مسجدوں میں جاتے ہیں تو فالتو ٹائم میں، اور ساتھ ہی امام صاحب کو تاکید ہے کہ ہمارے بچے کو سکول ٹائم سے پہلے پہلے گھر بھیج دو۔ اگر کسی دن مولوی صاحب نے بچے کو سبق یاد نہ ہونے کی وجہ سے چند منٹ روک لیا تو مولوی کی خیر نہیں۔ بچے کے والدین مولوی کے سر آئیں گے کہ کیوں ہمارے بچے کو سکول ٹائم پر نہیں بھیجا۔ قرآن پاک نہیں پڑھتا تو نہ پڑھے مگر ہم سکول کی دیر برداشت نہیں کر سکتے۔

﴿واقعه﴾

میں ﴿ابوسعید غفراء﴾ نے ایک دن جبکہ سورج نکلا ہوا تھا اوپر سے مسجد کی طرف جھانکا تو دیکھا ایک محلہ دار حافظ صاحب کے ساتھ جھگڑا کر رہا تھا کہ آپ نے ہمارے بچے کو چھٹی کیوں نہیں دی حافظ صاحب کہہ رہے تھے کہ آپ کے بچے نے سبق یاد نہیں کیا وہ محلہ دار زوردار آواز میں کہہ رہا تھا کہ بچہ قرآن پڑھے نہ پڑھے ہم سکول کی دیر برداشت نہیں کر سکتے۔ یہ ہے مسلمان کے دل میں دینی تعلیم کی قدرومنزلت۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

﴿اقبال﴾

﴿سوال﴾

اگر ہم کالجوں یونیورسٹیوں کی تعلیم بچوں کو نہ دلوائیں تو قوم ترقی کیسے کرے گی۔

﴿جواب﴾

یہ کس نے کہا ہے کہ آپ اپنے بچوں کو دنیاوی تعلیم نہ دلوائیں۔ آپ اپنے بچوں کو دنیاوی تعلیم بڑی خوشی سے دلائیں لیکن وہ علم دین جو کہ مسلمان کا دینی ورثہ ہے جو کہ اسلام کا بنیادی سرمایہ ہے اس سے مسلمان کو کیوں نفرت ہے چاہیے تو یوں کہ پہلے دینی تعلیم دلائی جائے زماں بعد دنیاوی تعلیم اور وہ بھی دین کی خدمت کی نیت سے حاصل کی جائے تو دونوں جہان کی ترقی و سعادت حاصل ہو سکتی ہے اور اگر صرف دنیاوی سکول و کالج کی تعلیم کو ہی اہمیت دی جائے اس کو ہی سب کچھ سمجھ لیا جائے جیسے کہ ہمارے معاشرہ کے دل و دماغ میں یہ چیز چھا چکی ہے تو پھر وہی ترقی حاصل ہو سکتی ہے جس کی نشاندہی مفکر مشرق نے کی ہے:

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر

لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ

ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم

کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

یعنی ہم اپنے نو جوانوں کی ترقی سے خوش تو ہیں مگر ساتھ ہی منہ سے یہ فریاد بھی نکل جاتی ہے کہ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ اس دنیاوی تعلیم سے فراغت نصیب ہوگی مگر کیا معلوم تھا کہ اس انگریزی تعلیم سے بے دینی اور گمراہی بھی ساتھ آجائے گی۔ جس تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ الحاد اور بے دینی آجائے کہ نہ ماں کے رہیں نہ باپ کے نہ دین کے رہیں نہ ملت کے نہ ملک کے تو اس تعلیم پر جو رنگ چڑھے گا وہ محتاج بیان نہیں ایک واقعہ سپرد قلم کیا جاتا ہے۔

﴿واقعه﴾

فقیر جب جامعہ رضویہ میں فتویٰ نویسی کی خدمت پر مامور تھا اس وقت کسی گاؤں کے ایک زمیندار چوہدری صاحب فقیر کے پاس آئے اور مسئلہ پوچھا کہ باپ کی زندگی میں اولاد کا بھی جائیداد میں حصہ ہے: فقیر نے کہا نہیں۔ مگر یہ کہ باپ اخلاقاً اولاد کی پرورش کرتا ہے۔ تعلیم دلاتا ہے، شادی وغیرہ کے اخراجات برداشت کرتا ہے۔ پھر فقیر نے پوچھا کہ چوہدری صاحب آپ نے یہ مسئلہ کیوں پوچھا ہے؟ اس نے

کہا کہ میں دو مربع زمین کا مالک ہوں۔ میں نے بڑے لڑکے کو تعلیم
 دلائی ہے بی اے کرایا ہے زان بعد اپنی برادری میں ایک تحصیلدار کے
 گھر شادی بھی کر دی۔ اب وہ لڑکا کہتا ہے کہ ابا ایک مربع زمین کا مجھے
 دے دو اور ایک مربع تم اور میرے باقی بھائی بہن رکھیں وہ جھگڑا کرتا
 ہے اور اب وہ مقدمہ کرنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ فقیر نے اس کو تسلی
 دی کہ کوئی شرعی یا دنیاوی قانون نہیں کہ وہ تم سے مقدمہ کر کے زمین
 لے سکے۔ لیکن چوہدری صاحب جس مقصد کے لیے آپ نے اس
 بچے کو دنیاوی تعلیم دی وہ تو آپ کے سامنے ہے اور اب آپ یہ امید
 مت رکھیں کہ وہ آپ کے مرنے کے بعد آپ کی قبر پر جا کر ہاتھ اٹھا کر
 دعاء مانگے گا اگر آپ نے اسے دینی تعلیم بھی دلائی ہوتی تو وہ آپ کو اتنا
 ذلیل نہ کرتا اور پھر مرنے کے بعد آپ کی قبر پر بخشش کا ذریعہ بنتا۔

لیکن موجودہ دور کا مسلمان کالج اور یونیورسٹی ہی کی تعلیم پر لٹو ہو چکا
 ہے کہ مسلمان کو عاقبت اور قبر کی آسودگی کی ضرورت ہی نہیں۔ لیکن یہ
 دکھ کس کو سنائیں کہ بقول اقبال یہ انجمن ہی بدل گئی ہے۔

﴿سوال﴾

دینی علم سے ملک کی بھاگ ڈور نہیں سنبھالی جاسکتی بلکہ اس کے لیے دنیاوی کالجوں یونیورسٹیوں کی تعلیم ضروری ہے۔

﴿جواب﴾

صرف یہ الفاظ کہہ دینا کافی نہیں بلکہ ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں حقیقت سامنے آجائے گی۔ آپ اپنے ملک کے سیاسی لیڈروں اور انتظامیہ کے کردار کو دیکھیں کہ کیا ہو رہا ہے ملک کو ہر طرف سے لوٹا جا رہا ہے۔ رشوت، ذخیرہ اندوزی، لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم ہے۔

سیاست دان حضرات کے ہاتھ اگر چار دن کے لیے حکومت آجاتی ہے تو وہ اقتدار کے نشے میں یہی چاہتے ہیں کہ انتظامیہ ہمارے ہی گھر کی لونڈی بنی رہے۔ ادھر انتظامیہ کو دیکھیں تو ہر چڑھتے سورج کے بچاری نظر آئیں گے۔ حکمران ٹولے کے تابع مہمل بنے رہتے ہیں۔

اگر کوئی پوچھ بیٹھے تو جواب ملتا ہے صاحب کیا کریں روٹی کا مسئلہ ہے ملازمت جاتی ہے، یہ بچارے ایک لحاظ سے قصور وار نہیں ہیں کیونکہ

نصاب تعلیم ہی غلط ہے جب چنے بوئے جائیں گے تو گندم کاٹنے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ جس مروجہ نصاب تعلیم کا حرف اول اور حرف آخر ہی مادہ پرستی اور نفس پروری ہو اس کے فاضل طلبہ سے کسی قربانی کی امید رکھنا بے سود ہے چار سال کے عرصہ میں فقیر کی یادداشت میں صرف ایک واقعہ اخبار سے پڑھنے میں یاد ہے کہ ایک مسلمان آفیسر نے یہ کہہ کر استعفیٰ دیا تھا کہ حکمران پارٹی آزادی سے کام نہیں کرنے دیتی اس لیے میرا ضمیر یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میں ملازمت سے چمٹا رہوں۔ فقیر کے نزدیک ایسے پچیس فیصد آفیسر ہی ہوں جو کہ یہ تہیہ کر لیں کہ ملازمت جاتی ہے تو جائے تکلیفیں آتی ہیں تو آئیں لیکن اسلام اور اسلامی قانون کی بالادستی قائم رہنی چاہیے۔ پھر دیکھیں کہ کس طرح صحیح معنی میں پاکستان بنتا ہے۔ لیکن ایسی قربانی دے کون۔ ایسی قربانی تو اسلام سکھاتا ہے اور اسلام کی روح سے ہمارا مروجہ نصاب بالکل خالی

ہے۔

﴿سوال﴾

ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اسلامیات کے مضامین داخل نصاب ہیں تو یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ ہمارا نصاب اسلامی تعلیم سے خالی ہے۔

﴿جواب﴾

اسلام صرف لفظوں اور کتابوں میں نہیں ہے بلکہ صحیح اسلام اور اسلام کی روح سینہ بسینہ آتی ہے۔ اقبال مرحوم نے فرمایا:

دیں مجواندر کتب اے بے خبر

علم و حکمت از کتب دیں از نظر

اے بے خبر انسان، دین کتابوں میں مت تلاش کر۔ کتابیں پڑھنے سے دانائی حکمت، سیاست تو مل سکتی ہے لیکن دین بزرگوں کی نظر سے ہی ملتا ہے یہی وجہ ہے کہ آج کل نئے نئے لوگ کالجوں یونیورسٹیوں سے قرآن و حدیث کے کچھ ظاہری ترجمے پڑھ لیتے ہیں تو نئے نئے مذہب نکلتے رہتے ہیں لیکن صحیح دین اس وقت حاصل ہو سکتا ہے کہ

سامنے قرآن و حدیث ہو اور پڑھانے والے کا دل عشق مصطفیٰ ﷺ سے لبریز ہو یوں ظاہری علم کے ساتھ باطنی علم بھی طالب علم کو حاصل ہوتا جائے گا اور جب طالب علم ظاہری علوم سے فارغ ہو تو ساتھ ہی تزکیہ نفس بھی ہو چکا ہو گا۔ اور تزکیہ نفس سے ہی انسان انسان بنتا ہے اور ایسا انسان ہی ملک و ملت کی صحیح خدمت کر سکتا ہے۔

﴿واللہ تعالیٰ الموفق﴾

یا اللہ اس قوم کو نظر بصیرت دے کہ یہ قوم اپنے دینی اور ملی سرمایہ کی حفاظت کر سکے اور جس مقصد کے لئے یہ ملک حاصل کیا تھا وہ مقصد پورا ہو اس ملک پاکستان سے رشوت، غنڈہ گردی، ذخیرہ اندوزی۔ بے حیائی، بے غیرتی وغیرہ برائیاں جو ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کئے ہوئے ہیں ختم ہوں اور پاکستان صحیح معنی میں پاکستان بنے۔ ﴿آمین﴾

اس کتاب ”دینی مدارس اور ہم“ کی تیسری اشاعت میں علم و علماء کے فضائل بیان کئے جا رہے ہیں۔ شاید کسی مسلمان کو اللہ تعالیٰ توفیق دیدے تو وہ اپنی اولاد کو عالم دین بنا کر سعادت دارین حاصل کر لے

اقول وباللہ التوفیق۔

﴿حديث ١﴾

عن كثير بن قيس قال كنت جالسا مع

ابي الدرداء في مسجد دمشق فجاءه رجل

فقال يا ابا الدرداء اني جئت من مدينة الرسول

ﷺ لحديث بلغني انك تحدثه عن رسول

الله ﷺ ما جئت لحاجة قال اني سمعت رسول

الله ﷺ يقول من سلك طريقا يطلب فيه

علما سلك الله به طريقا من طرق الجنة

وان الملائكة لتضع اجنتها رضا لطالب

العلم وان العالم يستغفر له من في السموات

ومن في الارض والحيتان في جوف الماء وان

فضل العالم على العابد كفضل التمر ليلة

البدر على سائر الكواكب وان العلماء ورثة

الانبياء وان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا

درهما وانما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ

وافر رواہ احمد، وابن ماجہ، والترمذی و، ابو

داود، والدارمی۔ ﴿مشکوٰۃ - ص ۳۳﴾

یعنی حضرت کثیر بن قیس نے فرمایا کہ میں دمشق کی مسجد میں حضرت
ابودرداء صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا اور
اس نے کہا: اے صحابی رسول اے ابودرداء میں صرف ایک حدیث
پاک سننے کے لئے مدینہ منورہ سے آیا ہوں اور مجھے اور کوئی کام نہیں ہے
یہ سن کر سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ نہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ
ﷺ سے سنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو طالب علم علم حاصل کرنے
کے لئے کسی راستہ پر چل پڑتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جنت کے راستہ پر چلاتا
ہے اور بے شک فرشتے طالب علم کی رضا کے لئے اپنے اپنے پر بچھا
تے ہیں اور عالم دین کے لئے زمین آسمان والے سارے کے
سارے بخشش کی دعاء مانگتے ہیں بلکہ مچھلیاں پانی میں بخشش کی دعائیں
کرتی ہیں اور فرمایا بے شک عالم کی فضیلت عابد پر یوں جیسے چودہویں
چاند کی بزرگی باقی ستاروں پر ہے اور بے شک علماء نبیوں کے وارث
ہیں اور نبیوں نے درہم و دینار کی وارثت نہیں چھوڑی بلکہ انبیاء اکرام

نے وراثت میں علم چھوڑا ہے لہذا جس نے انبیاء کرام سے علم کا حصہ لیا
اس نے بہت بڑا حصہ حاصل کر لیا۔

﴿حدیث ۲﴾

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال
قال رسول اللہ ﷺ فقیہ واحد اشد علی
الشیطان من الف عابد۔

﴿رواہ الترمذی، وابن ماجہ، مشکوٰۃ۔ ص ۳۴﴾

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہزار عابد کو گمراہ کر لینا شیطان کے لئے
آسان ہے لیکن ایک عالم کو گمراہ کرنا آسان نہیں۔

﴿حدیث ۳﴾

عن الحسن ہوسلا قال قال رسول اللہ ﷺ

من جاءہ الموت وهو یطلب العلم لیحیی بہ

الاسلام فبینہ و بین النبیین درجة واحدة فی

﴿مشکوٰۃ۔ ص ۳۴﴾

الجنة رواہ الدارمی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس طالب علم کو اس حالت میں موت آئے کہ وہ اس لئے علم حاصل کر رہا ہے تاکہ اسلام زندہ رہے ایسے عالم کے درمیان اور نبیوں کے درمیان ایک درجہ ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

﴿حدیث ۴﴾

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول

اللہ ﷺ هل تدرون من اجود جوداً قالوا اللہ

ورسوله اعلم قال اللہ تعالیٰ اجود جوداً ثم انا

اجود بنی آدم واجود هم من بعدی رجل علم

علما فنشره یاتی یوم القيامة امیرا واحداً او

قال امة واحده۔ ﴿مشکوٰۃ۔ ص ۳۷﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ کیا تم جانتے ہو کہ

سب سے بڑا نخی کون ہے عرض کیا گیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر

جانتے ہیں کہ کون بڑا نخی ہے یہ سنکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا عطا

کرنے والا ہے اس کے بعد میں اولاد آدم میں سے سب سے بڑا نخی

ہوں اور میرے بعد سب سے بڑا سخی وہ ہوگا جس نے علم دین حاصل کیا
پھر اس کی اشاعت کی وہ شخص قیامت کے دن اکیلا ہی ایک امت ہوگا

﴿ حدیث ۵ ﴾

اتبعوا العلماء فانهم سرج الدنيا ومصباح

الآخرة۔ ﴿جامع صغیر للسیوطی۔ ص ۷ جلد ۱﴾

فرمایا رسول اللہ نے اے لوگو تم علماء کی پیروی کرو کیونکہ یہ علماء دنیا
کا چراغ ہیں اور آخرت کے ستارے ہیں۔

﴿ حدیث ۶ ﴾

اکرموا العلماء فانهم ورثة الانبياء فمن

اکرمهم فقد اکرم الله ورسوله۔

﴿جامع صغیر۔ ص ۵۵ جلد ۱﴾

اے لوگو علماء کی عزت کرو کیونکہ یہ نبیوں کے وارث ہیں اور جس
نے علماء کی تعظیم کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی تعظیم کی۔

﴿ حدیث ۷ ﴾

وللأنبياء على العلماء فضل درجتين

وللعلماء على الشهداء فضل درجة.

﴿ جامع صغیر۔ ص ۱۲۵ جلد ۱ ﴾

نبیوں کو علماء پر دو درجہ کی فضیلت ہے اور علماء کو شہیدوں پر ایک درجہ

فضیلت ہے۔

﴿ حدیث ۸ ﴾

بین العالم والعابد سبعون درجة. ﴿ جامع صغیر۔ ص ۱۲۷ ﴾

عالم اور عابد کے درمیان ستر درجے کا فرق ہے۔

﴿ حدیث ۹ ﴾

خمس من العبادة النظر الى المصحف

والنظر الى الكعبة والنظر الى الوالدین والنظر

الى زمزم وهى تخط الخطايا والنظر الى وجه

﴿ جامع صغیر۔ ص ۷ جلد ۲ ﴾

العالم۔

پانچ چیزوں کو دیکھنا عبادت ہے قرآن مجید کو دیکھنا عبادت ہے، خانہ کعبہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے، اور اپنے والدین کو دیکھنا بھی عبادت ہے، اور زمزم کو دیکھنا بھی عبادت ہے، اور زمزم کو دیکھنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور عالم کے چہرہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔

﴿حدیث ۱۰﴾

خيار امتی علمائہا وخيار علمائہا رحمائہا

الا وان اللہ تعالیٰ لیغفر للعالم اربعین ذنبا

قبل ان یغفر للجاہل ذنبا واحدا الا وان العالم

الرحیم یجیبی یوم القیامۃ وان نورہ قد اضاء

یمشی فیہ ما بین المشرق والمغرب کما یضئ

الکوکب الدری۔ ﴿جامع صغیر۔ ص ۷ جلد ۲﴾

میری امت سے بہترین اس امت کے علماء ہیں اور علماء میں سے بہترین وہ علماء ہیں جو رحم دل ہیں بے شک اللہ تعالیٰ جاہل کے ایک گناہ بخشے سے پہلے عالم کے چالیس گناہ بخش دیتا ہے اور بے شک رحم دل عالم جب قیامت کے دن محشر میں آئے گا تو اس کے نور سے جس نور

میں وہ چلتا ہے مشرق و مغرب منور ہو جائیگے جیسے کہ ایک روشن ستارہ
مشرق و مغرب کو منور کرتا ہے۔

﴿حدیث ۱۱﴾

رکعة من عالم بالله خير من الف رکعة من

متجاهل بالله . ﴿جامع صغیر۔ ص ۲۲﴾

وہ عالم دین جو کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہے اس کی ایک رکعت
اس شخص کی ہزار رکعت سے افضل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے
جاہل ہے۔

﴿حدیث ۱۲﴾

نظرة في وجه العالم احب الى الله من

عبادة ستين سنة صياما وقيامًا .

﴿جامع صغیر۔ ص ۲۲۶ جلد ۲﴾

عالم کے چہرہ کو دیکھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساٹھ سالہ عبادت سے
بہتر ہے جو کہ قیام و صیام کے ساتھ ہو۔

﴿ حدیث ۱۳ ﴾

ساعة من عالم متكئ على فراشه ينظر

في علمه خير من عبادة العابد سبعين عاما.

﴿ جامع صغیر۔ ص ۳۰ جلد ۲ ﴾

وہ عالم دین جو کہ اپنے بستر پر بیٹھ کر علم دین ﴿ دینی کتابوں میں ﴾ میں ایک گھڑی نظر کرتا ہے ﴿ مطالعہ کرتا ہے ﴾ اس کی ایک گھڑی عابد ﴿ جو کہ دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے ﴾ کی ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

﴿ حدیث ۱۴ ﴾

عالم ينتفع بعلمه خير من الف عابد.

﴿ جامع صغیر۔ ص ۵۷ جلد ۲ ﴾

وہ عالم دین جو کہ اپنے علم سے نفع حاصل کرتا ہے ﴿ لوگوں کو علم سے فیض پہنچاتا ہے ﴾ وہ عالم ہزار عابد سے بہتر ہے۔

﴿ حدیث ۱۵ ﴾

طوبی لمن یبعث یوم القیامة وجوفه

محشوبا لقرآن والشرائض والعلم۔

﴿ جامع صغیر۔ ص ۵۵ جلد ۲ ﴾

جنت ہے ایسے عالم کے لئے جو قیامت کے دن اٹھے گا تو اس کا

پیٹ قرآن پاک سے اور قرآن کے احکام سے اور علم سے بھرپور ہوگا۔

﴿ حدیث ۱۶ ﴾

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ

اذا مات العالم صور اللہ علمه فی قبره یونسہ

الی یوم القیامة ویدرء عنه هوام الارض۔

﴿ شرح صدور۔ ص ۶۵ ﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عالم دین فوت ہو جاتا ہے تو اللہ

تعالیٰ اس کے علم کو ایک صورت عطا کرتا ہے جو کہ قیامت تک اس عالم

کی قبر میں مونس ﴿ بہلانے والی ﴾ ہوگی اور وہ صورت اس عالم سے قبر

کے کیڑے مکوڑوں سے حفاظت کریں گی۔

﴿حدیث ۱۷﴾

عن عثمان بن عفان قال قال رسول الله

ﷺ ينشف يوم القيامة ثلاثة الانبياء ثم العلماء

ثم الشهداء رواه ابن ماجه۔ ﴿مشکوٰۃ۔ ص ۴۹۵﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن تین گروہ شفاعت

کریں گے انبیاء ﴿علیہ السلام﴾ پھر علماء پھر شہید۔

﴿حدیث ۱۸﴾

يوذن يوم القيامة مداد العلماء ودم الشهداء

فيرجع مداد العلماء على دم الشهداء۔

﴿جامع صغیر۔ ص ۲۰۶ جلد ۲﴾

قیامت کے دن علماء کرام کی سیاہی اور شہیدوں کے خوف کو وزن کیا

جائے گا تو شہیدوں کے خون سے علماء کی سیاہی وزنی ﴿بھاری﴾ ہوگی

والحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على

حبیبہ سید العالمین و علی الہ واصحابہ
اجمعین۔

﴿فوائد﴾

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے۔

﴿۱﴾ جو طالب علم دین حاصل کرنے کے لئے راستہ پر چل پڑے اسے
اللہ تعالیٰ جنت کے راستہ پر چلاتا ہے۔

﴿۲﴾ دین حاصل کرنے والے طالب علم کے سر پر فرشتے رضا کے پر
بچھاتے ہیں۔

﴿۳﴾ عالم دین کے لئے زمین و آسمان والی ساری مخلوق بخشش کی
دعاء کرتی ہے حتیٰ کہ پانی میں مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں۔

﴿۴﴾ عابد ﴿دن رات عبادت کرنے والا﴾ پر عالم کی ایسی فضیلت
ہے جیسے چاند کی باقی ستاروں پر۔

﴿۵﴾ شیطان کے لئے ہزار عابد کو گمراہ کر لینا آسان ہے مگر ایک عالم
کو گمراہ کرنا بہت مشکل ہے۔

﴿۶﴾ جو طالب علم اس لئے دین کا علم حاصل کرتا ہے کہ دین اسلام

زندہ رہے اس کے درمیان اور انبیاء کرام کے درمیان ایک درجہ ہے۔

﴿۷﴾ حبیب خدا سید انبیا ﷺ کی سخاوت کے بعد سب سے بڑا وہ عالم نخی ہے جو دین حاصل کر کے لوگوں کو فیض پہنچاتا ہے اور وہ عالم دین قیامت کے دن اکیلا ہی جماعت ہوگا۔

﴿۸﴾ حبیب خدا ﷺ نے لوگوں کو عالم دین کی اتباع کا اس لئے حکم دیا ہے کہ علماء دین دنیا میں روشنی کے چراغ ہیں اور قیامت کے دن ستارے ہوں گے۔

﴿۹﴾ جس نے علماء دین کا احترام کیا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کا اور اس کے پیارے رسول کا احترام کیا ہے۔

﴿۱۰﴾ علماء دین کو شہیدوں پر ایک درجہ کی فضیلت ہے۔

﴿۱۱﴾ عالم دین اور عابد کے درمیان ستر درجے کا فرق ہے۔

﴿۱۲﴾ علماء دین کے چہرے کی زیارت کرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔

﴿۱۳﴾ نرم مزاج رحمدل عالم دین کو قیامت کے دن ایسا نور عطا ہوگا جس سے مشرق و مغرب روشن ہو جائیں گے۔

﴿۱۴﴾ عالم دین کی ایک رکعت غیر عالم کی ہزار رکعت سے افضل ہے۔

﴿۱۵﴾ عالم دین کے چہرہ کی زیارت کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساٹھ سال کی عبادت سے محبوب ہے۔

﴿۱۶﴾ عالم دین اپنے بستر پر بیٹھ کر ایک گھڑی دین کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے تو یہ عابد کی ستر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

﴿۱۷﴾ وہ عالم دین جو کہ اپنے علم سے فائدہ حاصل کرتا ہے ﴿لوگوں کو دین اسلام سے آگاہ کرتا ہے﴾ ایسا عالم دین ہزار عابد سے بہتر ہے۔

﴿۱۸﴾ طوبی یعنی جنت ہے ایسے عالم دین کے لئے جو قیامت کو اٹھے گا تو اس کا پیٹ قرآن پاک سے قرآن پاک کے احکام سے اور علم سے معمور ہوگا ﴿یعنی جو عالم آخر عمر تک علم کی اشاعت کرتا رہا﴾

﴿۱۹﴾ جب عالم دین فوت ہو جاتا ہے تو اس کا علم قبر میں اس کا مونس ﴿غمخوار﴾ ہوگا اور قیامت تک اس عالم کی حفاظت کرے گا۔

﴿۲۰﴾ عالم دین قیامت کے دن لوگوں کی شفاعت کرے گا۔

﴿۲۱﴾ قیامت کے دن علماء دین کی سیاہی ﴿جس سے وہ دین کی

اشاعت کرتے تھے ﴿شہیدوں کے خون سے وزنی ہوگی۔

﴿تنبیہ﴾

کچھ احباب اپنے بچوں کو بے ادبوں کے مدرسوں میں داخل کرا دیتے ہیں اور وہ وہاں پڑھ کر بے ادب ہو جاتے ہیں مسلمان بھائیو بچو بچو اس روش سے۔ سیدنا محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اِنَّ

هَذَا الْعِلْمُ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ۔

﴿رواہ مسلم، مشکوٰۃ۔ ص ۳۷﴾

یعنی صحیح مسلم میں ہے کہ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ دین کا علم سراپا دین ہے لہذا غور کرو کہ تم کس سے دین حاصل کر رہے ہو۔

پھر جب ایسے بچے بے ادبوں کے مدرسوں سے پڑھ کر عالم بن جاتے ہیں تو منبروں پر بیٹھ کر نبیوں، ولیوں کی شان میں بے ادبیاں کرتے رہتے ہیں۔

چنانچہ ایک ڈاکٹر صاحب نے مجھ ﴿فقیر ابو سعید غفرلہ﴾ کو واقعہ سنایا کہ میرے بھائی کی شادی سرسید ٹاؤن فیصل آباد میں ہوئی شادی

کے بعد لڑکی والوں نے ہماری دعوت کی ہم ان کے گھر پہنچ گئے اتفاقاً
 جمعہ کا دن تھا وہاں بیٹھے تو بعض احباب نے کہا جمعہ کی نماز کا وقت ہو گیا
 ہے لہذا پہلے جمعہ پڑھ آئیں پھر کھانا کھائیں گے ہم ایک مسجد میں جو
 قریب تھی پہنچ گئے خطیب صاحب آئے منبر پر بیٹھ کر ایک آیت کی
 تلاوت کی اور یا ایہا النبی کا ترجمہ اس انداز میں کیا کہ جیسے اللہ تعالیٰ
 اپنے کسی دشمن کو خطاب کر رہا ہے مجھے سخت کوفت ہوئی کہ ہم کہاں پھنس
 گئے ہیں جب جمعہ پڑھا گیا اور نمازی خطیب صاحب کے ساتھ مصافحہ
 کرنے کے لئے آگے بڑھے تو میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو گیا اور
 جب میری باری آئی تو میں نے مصافحہ کرتے ہوئے خطیب سے سوال
 کر دیا مولوی صاحب تیرا گھر کہاں ہے وہ بڑ بڑایا ارے تجھے بولنے کی
 تمیز نہیں میں نے دوسرا سوال کر دیا کہ تیرے بیٹے کتنے ہیں وہ پھر
 بڑ بڑایا میں نے تیسرا سوال کر دیا کہ تیرا نام کیا ہے وہ اور بھڑکا اور کچھ
 نمازی بھی اس کی حمایت میں بولے کہ تجھے بولنے کی تمیز نہیں میں نے
 کہا یہ ٹکے کا ملاں ہے اس کو آپ کی بجائے تو کہنے سے تم سب برا
 فروختہ ہو گئے ہو تو جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا کیا اس

کی کوئی عزت نہیں یہ شکر کچھ نمازی تو سمجھ گئے لیکن جن پر بے ادبی کا رنگ چڑھا ہوا تھا وہ نہ سمجھے اور وہ خطیب بڑا بڑا ہوا مسجد سے نکل گیا۔

اور یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ رحمت دو عالم حبیب مکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے قریب کچھ علماء منبروں پر بیٹھ کر میری ہجو کریں گے۔ ﴿حجۃ اللہ علی العالمین﴾

لہذا اے میرے مسلمان بھائی ہوش کر کہیں ایسا نہ ہو کہ تو اپنے بیٹے کو عالم دین بنانا چاہے اور وہ تم سب کو لے کر دوزخ کا ایندھن بنا ہوا ہو۔ میرے عزیز اگر بے ادبی ہوتے ہوئے کوئی نماز کوئی روزہ کوئی حج کوئی جہاد فائدہ دیتا تو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یہ کڑا حکم نہ سناتا: اِنَّ

الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرَكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ ﴿قرآن مجید﴾
یہ نمازی، حاجی، روزے دار، جنگلوں میں شریک ہونے والے بے ادب لوگ یہ قیامت کے دن دوزخ میں کافروں سے بھی نیچے ہوں گے۔

اسی لئے بزرگان دین نے بے ادبوں کے ہاں علم پڑھنے سے سختی سے منع فرمایا ہے جیسے کہ اوپر امام ابن سیرین کا قول مبارک صحیح مسلم

سے پیش کیا گیا ہے۔

نیز حضرت خواجہ خواجگان خواجہ سلطان عالم میر پوری رحمۃ اللہ علیہ جب کوٹلی آزاد کشمیر تشریف لے گئے تو وہاں ایک خادم بنام محمد اشرف نہایت خدمت گزار تھا وہ خدمت سے فارغ ہوا تو عرض کیا حضور میں قرآن مجید پڑھنے جایا کرتا ہوں اجازت ہو تو پڑھ آؤں یہ سنکر فرمایا قرآن مجید پڑھنا بہت بڑی نیکی ہے پڑھ آؤ پھر پوچھا کس سے پڑھتے ہو تو خادم نے ایک بے ادب مولوی کا نام لیا تو حضور نے فرمایا خبردار محمد اشرف تو کوراچٹا جاہل رہ جائے تو اس سے بہتر ہے مگر اس بے ادب سے ہرگز ہرگز نہیں پڑھنا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی بزرگان دین کی ہدایت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تفصیل کے لئے مطالعہ کریں:

﴿۱﴾ حاضر و ناظر رسول ﷺ ﴿۲﴾ ادب کی اہمیت

﴿۳﴾ عقیدہ کی اہمیت ﴿۴﴾ کھلا خط۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ اطیب الطیبین
اطہر الطاہرین اکرم الاولین و آخرین و علی الہ

واصحابہ اجمعین ۔

﴿فقیر ابوسعید غفرلہ﴾

﴿سوال﴾

ہم دیکھ رہے ہیں کہ نبیوں و لیوں کے ساتھ عقیدت رکھنے والے اہلسنت کے سوا جتنے فرقے ہیں جو کہ بزرگان دین کے ساتھ ادب سے خالی ہیں جن کے نظریات میں بے ادبی بھری ہوئی ہے اور وہ بے ادبی کا درس دیتے ہے ان کے مدارس میں طلبہ کے تعداد ہزاروں تک ہے اور جن دینی مدارس میں ادب و احترام کا درس دیا جاتا ہے ان دینی مدارس میں طلبہ کی تعداد بہت کم ہوتی ہے شاید ہی کسی ایسے مدرسہ میں ہزار تک طلبہ پڑھتے ہوں یہ کیوں ہے اس کی وجہ کیا ہے۔

﴿جواب﴾

اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان کے گلے میں لعنت کا طوق پڑا تو بے ادبی کی وجہ سے پڑا صرف ایک بے ادبی یعنی سیدنا آدم علیہ السلام کی تعظیم نہ کرنے کی بنا پر وہ لاکھوں سال کی عبادت برباد کر بیٹھا تو شیطان

اس دن سے آدم واولاد آدم کا دشمن بن گیا ہے وہ سب سے پہلے انسان کو بے ادب بناتا ہے تو جن دینی درسگاہوں میں ادب و احترام کی تعلیم دی جائے نبیوں و لیوں کے ساتھ حسن ادب کا درس دیا جائے وہ درسگاہیں شیطان کو کب بھاتی ہیں وہ پوری کوشش کر کے دینی درسگاہوں کی خدمت و امداد کرنے والوں کو روکتا ہے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے کہ یہاں حساب کتاب نہیں یہ کھا جاتے ہو نگے یہاں تو کروڑوں روپے پہلے ہی موجود ہیں یہاں کوئی کام نہیں ہوتا یہاں پڑھائی اچھی نہیں ہے۔

﴿واقعه﴾

چند سال ہوئے حاجی بشیر احمد مکی سعودی عرب رہ کر آئے اور کافی دولت کما کر لائے وہ فقیر کے ساتھ سلسلہ طریقت میں منسلک ہو گئے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں جب یہاں آیا تھا تو میں نے ایک شخص سے مشورہ کیا کہ میں امینیہ رضویہ محمد پورہ کی کچھ مالی خدمت کرنا چاہتا ہوں وہ بولا ایسا ہرگز نہ کرنا یہاں تو کروڑوں روپے پہلے ہی موجود ہیں یہ سن

کر میں رضا آباد جا کر ایک مسجد کو وہ رقم دے آیا یہ ہے شیطانی پروپیگنڈا
حالانکہ دارالعلوم امینیہ رضویہ میں ایسا وقت بھی آتا رہا کہ مدرسین کو
وقت پر تنخواہیں بھی نہ دی جاسکیں۔

نیز دو تین سال ہوئے افواہ پھیلی کہ دارالعلوم امینیہ رضویہ میں
پڑھائی نہیں ہوتی میں نے جا کر پتہ کرایا تو رپوٹ ملی پڑھائی بہت
شانداز ہے مصدقہ رپوٹ ملی کہ حافظ سید اذکار حسین صاحب نے
صرف ایک سال میں پورا قرآن مجید حفظ کر لیا ہے محمد ذیشان مشتاق
نے سات مہینوں میں، محمد شہباز شیخ نے ساڑھے آٹھ مہینوں میں،
منصب علی نے ایک سال میں، حافظ محمد امین یونس نے ایک سال دو
مہینوں میں، عطاء الرحمن نے ایک سال تین مہینوں میں، حافظ محمد شہباز
افضل نے ایک سال چار مہینوں میں، محمد ناصر نذیر نے ڈیڑھ سال میں،
محمد عابد نعمان نے ڈیڑھ سال میں، محمد ندیم ایوب نے ڈیڑھ سال
میں پورا قرآن یاد کیا ہے۔ حالانکہ اوسطاً اڑھائی تین سال میں قرآن
مجید حفظ ہوتا ہے لہذا اگر پڑھائی اچھی نہیں تو اتنا شاندار نتیجہ کیسے حاصل
ہو گیا ہے۔ نیز اس سال جامعہ ریاض العلوم پیپلز کالونی میں ایف اے

اور نبی اے کا نتیجہ سو فیصد آیا ہے۔

الحاصل یہ سارا غلط پروپیگنڈا شیطان کا چلایا ہوا ہے جیسے کہ

حدیث پاک میں ہے۔

عن ابن مسعود قال ان الشيطان ليتمثل في

صورة الرجل فياتي القوم فيحدثهم بالحديث من

الكذب فيتفرقون فيقول الرجل منهم سمعت رجلا

اعرف وجهه ولا ادري ما اسمه يحدث .

﴿صحیح مسلم، مشکوٰۃ۔ ص ۴۱۴﴾

یعنی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا شیطان انسانی صورت میں متشکل ہو کر

لوگوں کے سامنے آتا ہے اور وہ جھوٹی بات کہہ دیتا ہے۔ لوگ اس کی

بات سن کر چلے جاتے ہیں پھر ان میں سے کوئی لوگوں کے سامنے بیان

کرتا ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا ہے اس کی شکل کو پہچانتا ہوں مگر

اس کا نام نہیں جانتا اس نے یہ بات کہی تھی اس حدیث پاک سے ثابت

ہوا کہ شیطان غلط پروپیگنڈا کرنے کے لیے ہر قسم کے ہر بے استعمال کر

لیتا ہے۔ ﴿العیاذ باللہ﴾

اور دوسری طرف جن دینی درسگاہوں میں نبیوں و لیوں کی شان میں بے ادبی اور توہین و تنقیص کا درس دیا جاتا ہو وہاں تو شیطان کا مشن پورا ہو رہا ہے وہاں شیطان کو کیا پڑی کہ خواہ مخواہ اپنا وقت ظائع کرے بلکہ شیطان امداد کرنے والوں کو ترغیب دیتا ہے کہ یہاں امداد کی جائے۔

﴿واقعه﴾

ایک مرتبہ پاکپتن شریف جانے کا اتفاق ہوا وہاں ایک حکیم صاحب کے ساتھ ملاقات ہوئی انہوں نے واقعہ سنایا کہ ایک بار دو آدمی آئے اور کہا حکیم صاحب آپ کو کراچی لے جانا ہے وہاں ہمارے دینی درسگاہ کے مہتمم صاحب بیمار ہیں ان کا آپ سے علاج کرانا ہے میں نے کہا میں اکیلا نہیں جاؤں گا بلکہ میرے ساتھ میرا بیٹا بھی جائے گا انہوں نے اس بات کو بخوشی قبول کر لیا ہمیں کار پر بیٹھا کر لاہور لے گئے اور وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی لے گئے وہاں دیکھا کہ بہت بڑا ادارہ العلوم ہے جو کہ دوسرے عقیدہ والوں کا ہے وہاں ہزاروں طلبہ زیر تعلیم ہیں اور وہاں دیکھا کہ کوئی پچاس لاکھ کا چیک لئے آ رہا ہے

کوئی کم کوئی زیادہ اور جب ہم واپس ہونے لگے تو انہوں نے ہمیں
ایک بند لفافہ دیا نیز ایک فیکس مشین بھی ساتھ دی ہم نے جب آکر وہ
لفافہ کھولا تو اس میں ایک لاکھ چالیس ہزار روپے کا چیک تھا۔

اور یہاں صحیح العقیدہ اہلسنت وجماعت کے مدارس کی یہ حالت

ہے کہ بعض کارخانہ داروں سے کہتے سنا ہم ایک ایک کارخانہ دار پورا

مدرسہ چلا سکتے ہیں مگر ہم یہ کام نہیں کر پاتے۔ وجہ کیا ہے غور کرنے

سے عیاں ہوگا کہ وجہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی ہے ﴿فاداء المشمش وبنو نمر وبنو نائل﴾

پھر حیرت اس بات کی ہے کہ صحیح اہلسنت وجماعت کا رو باری

حضرات ان نمبر ۲ والوں کو چندہ دیتے ہیں ان حضرات کے عطیات

سے ان کے مدارس چل رہے ہیں اور یہ حضرات اتنا نہیں سوچتے کہ اگر

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے پوچھ لیا کہ تمہارے مال سے تمہاری مالی

امداد سے یہ لوگ میرے پیارے نبیوں و لیوں کی شان میں بے ادبی کی

تعلیم دیتے رہے تو کیا جواب ہوگا۔ ﴿حسبنا اللہ و نعم الوکیل﴾

﴿ابو سعید محمد امین غفرلہ﴾

﴿۱۳۹۶ھ﴾

﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾

﴿نصائح﴾

میرے والد محترم حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب مدظلہ نے دارالعلوم کے شعبہ علوم اسلامیہ کے افتتاح کے موقع پر ہمارے لئے چند نصیحتیں تحریر فرمائی تھیں جو کہ میری نظر میں مفید ہیں لہذا ان کو والد صاحب کی اجازت سے رسالہ دینی مدارس کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے اس امید کے پیش نظر کہ شاید کوئی دوسرا مسلمان بھی استفادہ کر سکے۔

﴿محمد کریم سلطانی خادم دارالعلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ لاکھپور﴾

﴿۱۳۹۶ھ﴾

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی الہ
و اصحابہ اجمعین۔

اما بعد: چند نصیحتیں اپنے بچوں کے لیے لکھ رہا ہوں جو کہ دینی درگاہوں کے متعلق ہیں تاکہ ان کو یہ نصیحتیں مشعل راہ کا کام دیں اور امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جب تک ان پر کاربند

رہیں گے دونوں جہان میں سعادت مند ہوں گے اللہ تعالیٰ نیکی کے
راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کو اپنے حبیب پاک
صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن رحمت کے ساتھ وابستہ
رکھے ﴿آمین﴾



حرف اول اور حرف آخر یہ کہ ہر کام میں اخلاص ہو، ہر کام میں
رضائے الہی اور محبت و اتباع مصطفیٰ ﷺ کا رفرما ہو اور مندرجہ ذیل باقی
نصیحتیں اسی کی تفصیل سمجھیں۔



کم کے طلبگار نہ بنیں بلکہ کیف کے خریدار بنیں۔ کثرت کے پیچھے نہ
جائیں بلکہ کمال کو اپنائیں یعنی اس پر مغرور نہ ہوں کہ آپ کے
دارالعلوم میں اتنے طلبہ پڑھتے ہیں بلکہ کوشش کریں کہ آپ کے
دارالعلوم میں سچے موتی پیدا ہوں جتنے پڑھ کر نکلیں وہ کامل انسان بن کر
نکلیں۔ اگر آپ کے دارالعلوم میں ایک بھی رومی یا غزالی، سیوطی یا

نبہانی پیدا ہو گیا تو ہزار دنیا دار عالم سے بہتر ہو گا اور یہ آپ کی، فقیر کی اور دارالعلوم کی امداد کرنے والوں کی نجات کا ذریعہ ہو گا بلکہ دارالعلوم قائم کرنے کی غرض و غایت پوری ہوگی۔



طلبہ کے ساتھ شفقت ہمدردی اور خلق کو شعار بنائیں۔ ان طلبہ کو فاستوصوا بہم خیرا کے مطابق تاجدارِ مدینہ ﷺ کا مہمان جانیں۔ اگر کوئی طالب علم بیمار ہو جائے تو دل و جان سے اس کی دیکھ بھال کریں۔ یہ عمل رضاء الہی حاصل کرنے اور جنت جانے کا بہترین ذریعہ ہے۔



آپ اپنے علم کو ذریعہ معاش نہ بنائیں بلکہ ذریعہ خدمتِ دین بنائیں آپ کی قسمت میں جو رزق لکھا ہے اس میں فرق نہیں آئے گا بلکہ دین کی برکت سے باعزت طریقے سے ملے گا۔

دولتمندوں، مالداروں کے پیچھے ہرگز نہ بھاگیں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ فی زمانہ خود غرضی اور دنیا کی محبت غالب ہے۔

اکثر لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ تک نہیں دیتے اور جو لوگ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ان میں اکثر ایسے حضرات ہیں جن کے دلوں میں علم دین کی محبت وقد نہیں ہے وہ کوشش کرتے ہیں کہ مال زکوٰۃ سے کسی رشتہ دار کو مکان لے دیں یا کسی کی شادی رسوم میں خرچ کر دیں یا کوئی ہسپتال بنادیں تو ان حالات میں اگر آپ چاہو تو کر کے زور دے کے کہیں گے تو وہ آپ کو چند ٹکوں پر ٹرخا دیں گے لہذا آپ کیوں اس ذات پر بھروسہ

اور توکل نہ کریں جس کا تا قیامت اعلان ہے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى

اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ۔ بیٹا کیا یہ بہتر ہوگا کہ آپ اپنے جیسے بڑا محتاج

بندے کے سامنے دست سوال پھیلائیں یا یہ بہتر ہوگا کہ آپ اس ایک وحدہ لا شریک لہ ذات کا دروازہ مضبوطی سے تھام لیں کہ جس کے سامنے دست سوال پھیلانا بھی عبادت، اس سے مانگنا دونوں جہان کی سعادت ہے

بیٹا خوشامد پسند لوگ اگر آپ کے دارالعلوم کی امداد کریں گے بھی تو اسی وقت تک کہ آپ ان کی خوشامد کرتے رہیں اور جب بھی کوئی بات ان کے طبع مبارک کے خلاف ہوئی خواہ وہ بات خالص دینی ہی کیوں نہ ہو وہ آپ سے منہ موڑ لیں گے اور پھر منہ موڑنے پر اکتفا ہی نہیں کریں گے بلکہ وہ چاہیں گے کہ آپ کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دیں اور پھر وہ اس بات کی بھی پرواہ نہیں کریں گے کہ دین برباد ہو رہا ہے اور اگر آپ کا توکل اللہ تعالیٰ پر ہوا تو بے شک سارا جہان آپ کے مخالف ہو جائے کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے بلکہ یہ مخالفت آپ کے لیے ترقی درجات کا سبب بنے گی۔ لہذا یہ بات آپ اپنے دل پر لکھ لیں کہ جب تک آپ توکل کی راہ چلیں گے آپ کو کوئی کسی قسم کی پریشانی نہ آئے گی الا ما کتب اللہ لکم وهو مولاکم اور جب توکل کا دامن کمزور ہوا پریشانیاں آپ کو تباہ کر دیں گی۔

ہاں اگر حرص المؤمنین علی القتال کے مطابق آپ مسلمانوں کو، احباب کو دارالعلوم کی امداد کی رغبت دلائیں اس میں حرج نہیں کیونکہ نیک کام کی رغبت دلانا حکم خداوندی ہے مگر نظر اسی

رزاق مطلق کے فضل پر رہے اسے منظور ہوا تو وہ آپ کے دارالعلوم کے کچھ ایسے معاون پیدا فرمائے دیگا جو کہ محبت مصطفیٰ ﷺ سے سرشار ہو کر دارالعلوم کی اپنی ہمت سے بڑھ کر امداد کریں گے آپ ایسے مخلص حضرات کی قدر کریں اور ایسے حضرات کے لیے صرف جلوت میں ہی نہیں بلکہ خلوت میں بھی دعائے خیر کرتے رہیں۔



یہ ضروری نہیں کہ آپ کا کردارالعلوم چار دانگ عالم میں شہرت حاصل کرے اور ہمیشہ ہی عروج پر رہے بلکہ آپ اپنے رب قدیر سے یوں عرض کریں کہ اے مولا کریم ہم نے تیری رضا کے لیے تیرے پیارے حبیب ﷺ کے دین کی ترویج کے لیے تیری ہی توفیق سے یہ کام شروع کیا ہے لہذا جب تک تجھے منظور ہوا چلاتے رہیں گے اور جب تو دینا بند کر دے گا ہم بھی بند کر دیں گے چشم مارو شن دل ماشاء اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنا ہی مقصد حیات ہے۔

تنبیہ

توکل اپنے آپ یا صرف کتابیں پڑھ لینے سے نہیں آسکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل حاصل کرنے کے لیے کسی ایسے مرد کامل کی ضرورت ہے جس نے فنا بقا کی منزلیں طے کی ہوں۔ ایسے وسیلہ کے بغیر توکل تک رسائی بہت ہی مشکل ہے کیونکہ اوصاف حمیدہ سے اوصاف اور اوصاف رذیلہ سے اجتناب بغیر تزکیہ نفس ناممکن ہے۔ اور تزکیہ نفس بغیر وساطت مرد کامل نہیں ہو سکتا۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم

تا غلام شمس بتریزی نہ شد

نیز تواضع، توکل، اخلاص وغیرہ اوصاف حمیدہ کا دعویٰ بغیر تزکیہ نفس کے محض دعویٰ اور سراب ہی سراب ہے۔ کیونکہ بغیر تزکیہ نفس کے اخلاص کا دعویٰ نری ریاکاری ہے اور توکل کا دعویٰ ذریعہ جلب زر ہے اور تواضع کا دعویٰ محض خوشامد ہے۔ اللہ تعالیٰ فقیر کو اور آپ سب کو اپنے مقبول بندوں ﴿ولیوں﴾ کے فیوض برکات سے مالا مال فرمائے آمین

فقیر کو جو اپنی زندگی میں تجربہ ہوا ہے وہ یہ ہے کہ دینی مدارس کے دو ہی پر ہیں ﴿۱﴾ دیانت ﴿۲﴾ کام۔ لہذا جب تک دارالعلوم میں یہ دونوں چیزیں ہوں گی وہ ترقی کی طرف پرواز کرتا رہے گا اور جب ان میں فرق آیا ترقی رک جائے گی بلکہ وہ گر کر تباہ ہو جائے گا۔ بیٹا خبردار! خبردار! دارالعلوم کی رقم میں سے ایک پیسہ کی بھی خیانت نہ ہونے دیں بلکہ دارالعلوم کے اخراجات میں بھی اہل حل و عقد ﴿انجمن﴾ کے اراکین سے مشورہ کرتے رہیں تاکہ قیامت کے دن آپ کی گردن پر بوجھ نہ ہو۔

اگر دارالعلوم کا حساب کتاب آپ کے سوا کسی دوسرے کے سپرد ہوا تو یہ بہت اچھا ہوگا اور اگر حساب کتاب آپ کے سپرد ہوا تو آپ حساب کو چھپا کر نہ رکھیں بلکہ جب انجمن کے اراکین و ممبران میں سے کوئی حساب طلب کرے تو بخوشی حساب دکھائیں اسی میں بہتری ہے۔

دنیاوی علوم انگریزی وغیرہ کو دینی علوم کا خادم سمجھیں انگریزی زبان کو عربی زبان کی لونڈی کا درجہ دیں اور اگر آپ نے دنیاوی علوم کو مستقل سمجھ لیا تو پھر آپ کے ذہن میں لازمی طور پر یہ چیز آئے گی کہ طلبہ سے کوئی نماز پڑھے نہ پڑھے، داڑھی رکھے نہ رکھے، حجامت محمدی بنائے یا انگریزی، علم پڑھنا چاہیے۔ ہوشیار خبردار! ایسا ہرگز نہ ہونے دیں اور اس معاملے میں لچک نہ آنے دینا بلکہ کوئی علم پڑھے یا نہ پڑھے سنت مصطفیٰ ﷺ میں فرق نہ آنے پائے ورنہ طلبہ فارغ ہونے کے بعد دین کے خادم نہ ہوں گے بلکہ دنیا کے بندے اور آپ کے آقا کی امت کے لیے باعث فتنہ ہوں گے۔

اپنی اولاد کو علم دین ضرور پڑھائیں صرف دنیاوی علوم پر اکتفا نہ کریں یہ نصیحت اس لیے فقیر نے ضروری سمجھی کہ موجودہ دور میں سب کا رجحان و میلان دنیاوی علوم کی طرف ہے الا ماشاء اللہ حتیٰ کہ علماء کرام کی

اولاد اور مشائخ کرام کے صاحبزادے بھی اسی طرف مائل ہیں جس کا فقیر کو بڑا دکھ ہے باپ کو دیکھو تو اذکار واذکر اللہ کی تصویر ہیں۔

بیٹے کو دیکھو تو پورا صاحب بہادر نظر آتا ہے۔ یا اللہ یہ تیرے حبیب ﷺ کے نائب یہ دین کے راہنما اور ملت کے ستون ہیں اگر ان حضرات کے دلوں میں بھی دنیاوی علوم ہی نجات دہندہ ہے تو اب تیرے دین کو کون سہارا دے گا۔ کس کی اولاد علم دین پڑھے گی اور کون دین اسلام کی آبیاری کرے گا۔ کیا اب نہرو یا گاندی نجس کی اولاد دین پڑھے گی۔

﴿فالی اللہ لمشتکی﴾

لہذا اے بیٹا اس بات کی تاکید کرتا ہوں کہ اولاد کو علم دین ضرور پڑھائیں اور معاش کی فکر نہ کریں وہ جو رب العالمین ہے جو سارے جہانوں کو پالنے والا ہے کیا وہ آپ کو یا آپ کے بچوں کو روٹی دینے سے تھک جائے گا ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ اور اگر آپ کے دل میں یہ بات آئے کہ دین کے پیچھے لگنے سے فی زمانہ تکلیفیں جھیلنا پڑتی ہیں تو یہ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ دین تکلیفوں اور مصیبتوں سے پھیلا پھولا ہے۔ اے میرے لخت جگر اگر آپ کو دین کی خدمت کے بدلے درے

کھانے پڑیں تو غم زدہ ہرگز نہ ہوں بلکہ سیدنا امام احمد بن حنبل کی زندگی پاک کو یاد کریں اور اگر دین کی خاطر جیل کی تاریک کوٹھڑیوں میں جانا پڑے تو آپ سیدنا امام الائمہ امام اعظم کے کردار کو یاد کریں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم لیکن اگر آپ اپنی لیڈری چمکانے کے لیے یا سیاسی شہرت حاصل کرنے کے لیے جیل جائیں تو فقیر کے نزدیک اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ اگر قدر و قیمت ہے تو ناموس رسالت کی اور دین پاک کی ہے۔



آپ کسی سے حسد نہ کریں۔ اگر کوئی دوسرا ادارہ آپ کے ادارے سے زیادہ دین کی خدمت کرے گا تو آپ کے دل میں بتقاضائے بشریت حسد پیدا ہوگا۔ لیکن خبردار ایسے خیالات کو دل سے نکال دیں حسد کے دفیعہ کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ آپ اپنے دل سے پوچھیں کہ یہ دارالعلوم کس مقصد کے لیے قائم کیا گیا ہے تو دل سے جواب آئے گا کہ دین مصطفیٰ ﷺ کی خدمت اور ترویج کے لیے۔ تو پھر آپ دل سے دوسرا سوال کریں کہ اگر کوئی دوسرا ادارہ دین اسلام کی زیادہ خدمت کرتا ہے تو خوش ہونا چاہیے یا کہ ناخوش؟ ناخوش ہونے

کا مطلب یہ ہوگا کہ دارالعلوم قائم کرنے کا مقصد خدمت دین نہیں بلکہ لوگوں کو اپنے پیچھے لگانا ہے اور یہ سراسر حماقت اور جہالت ہے۔

نیز اگر آپ نے اچھا کام کر لیا تو بعض دوسرے حضرات آپ سے حسد کریں گے لیکن فقیر آپ کو تاکید نصیحت کرتا ہے کہ آپ نے کسی ہم مسلک کے ساتھ مقابلہ نہیں کرنا ہوگا بلکہ ہر کسی کے لیے نیک دعاء کریں

﴿۱۲﴾

بعض دوست آپ کے دارالعلوم کو برباد کرنے کی کوشش کریں گے اور اگر وہ بلا واسطہ برباد نہ کر سکے تو وہ یوں کریں گے کہ آپ کے درمیان یعنی بھائیوں کے درمیان اختلاف پیدا کریں گے ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکائیں گے۔ خبردار! ایسے دوستوں سے ہوشیار رہیں۔ اور اگر ﴿خدا تعالیٰ نہ کرے﴾ اختلاف پیدا ہو گئے اور دارالعلوم کو نقصان پہنچنے کا خطرہ لاحق ہوا تو آپ میں سے فقیر کے نزدیک سب سے پیارا وہ ہوگا جو ایسے حالات میں دارالعلوم کو چھوڑ دے برطرف ہو جائے۔ ایسا کرنے سے فقیر کی روح خوش ہوگی کیونکہ یہ دارالعلوم نہ آپ کی جائداد ہے نہ آپ کے باپ کی۔

﴿۱۳﴾

ختم خواجگان روزانہ پڑھتے رہیں یہ دونوں جہان کی سعادت ہے
اور حل مشکلات کے لیے تریاق مجرب ہے۔

﴿۱۴﴾

جب کبھی کوئی پریشانی لاحق ہو درود پاک کی کثرت کریں بفضلہ
تعالیٰ پریشانی شادمانی سے بدل جائے گی۔ خریف بہار میں تبدیل ہو
جائے گا درود پاک کی شان ہے۔ من عسرت علیہ
حاجتہ فلیکثر من الصلوة علی فانہا تکشف
الهموم والغموم والکروب وتکثر الارزاق
وتتضی الحوائج۔

﴿۱۵﴾

کسی کی خوشامد ہرگز نہ کریں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کا شیوہ نہیں
ہاں حوصلہ افزائی کریں کہ یہ بزرگان دین کا طریقہ ہے اور خوشامد حوصلہ
افزائی میں جو فرق ہے آپ اس سے بخوبی واقف ہیں یعنی جو فرق

زینت اور تجمل میں ہے وہی خوشامد اور حوصلہ افزائی میں ہے۔

اے میرے بیٹو! یہ چند نصیحتیں تمہاری بہتری کے لیے لکھی ہیں اگر آپ ان پر کار بند رہے تو دونوں جہان آپ کے ہیں اللہ تعالیٰ فقیر پر آپ پر اور سب مسلمان بھائیوں پر اپنی رحمت خاصہ نازل فرمائے اور اپنے حبیب ﷺ کی سچی محبت عطا فرمائے اور سب کا ایمان پر خاتم کرے۔

بجاہ حبیبہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

﴿دعاء گو فقیر ابو سعید غفرلہ﴾

﴿احباب (دوستوں) کو نصیحت﴾

﴿۱﴾

میرے مسلمان بھائیو آپ جو بھی کام کریں اخلاص سے کریں یعنی اللہ تعالیٰ کو رضا جوئی کے لیے کریں کسی دنیاوی غرض کے لیے نہ کریں کہ دنیا یہیں رہ جائے گی۔

یہ ضروری نہیں کہ آپ حضرات صرف دارالعلوم امینیہ رضویہ کی ہی خدمت کریں بلکہ جہاں آپ کا دل چاہے جہاں آپ دین کا کام ہوتا دیکھیں امداد کریں لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ آپ مسلک کا ضرور خیال رکھیں۔ اے دل میں عشق مصطفیٰ ﷺ رکھنے والو آنکھیں بند کر کے مت چلو مجھے یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے کہ آپ حضرات کے پیسے سے غلط عقاید کی اشاعت و تبلیغ ہو رہی ہے آپ کے پیسے سے اس عقیدہ کی ترویج ہو رہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں اور شیطان کو روئے زمین کا علم ہے۔ اس عقیدہ کی تبلیغ ہوتی ہے کہ ہندوؤں کے ہولی دیوالی کی کھیلیں پوریاں کھانا جائز ہے ہندو جو سبیل سودی روپیے لگائے اس سے مسلمان کو پانی پینا جائز ہے مگر سیدنا امام حسین شہید کربلا کے نام کی سبیل سے پانی پینا چندہ دینا حرام ہے۔

آپ کے پیسے سے سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی، سیدنا علی ہجویری، داتا گنج بخش لاہوری، سیدنا غریب نواز اجمیری، اور سرکار تونسوی، سرکار سیالوی، سرکار شرقیہ پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مشرک اور بدعتی قرار

دیا جاتا ہے۔

میرے بھائیو! یہ آپ کا پیسہ یہ آپ کا مال اللہ تعالیٰ نے خریدا ہوا ہے
تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اپنی مرضی سے جہاں چاہیں خرچ کریں
آپ سے باز پرس نہ ہوگی اگر آپ کا یہ خیال ہے تو یہ خیال سراسر غلط
ہے

میرے بھائیو! یوں تو آپ مخالف کے ہاتھ میں ہتھیار پکڑا رہے
ہیں ہوش کریں اور اپنی قبر اور عاقبت کو گندنا نہ کریں۔ ﴿والسلام﴾

﴿آپ کا خیر خواہ فقیر ابو سعید محمد امین غفرلہ﴾

﴿دارالعلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ لاکھپور﴾

﴿۱۳۹۶ھ﴾